سوال

(1139)جب وعظ و نصیحت کے بعد بھی عورت پردہ نہ کرے تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک مسلمان عورت سے شادی کی ہے مگر وہ پردہ نہیں کرتی تھی۔ میں نے اسے کافی وعظ و نصیحت کی تو نماز کے معاملے میں بحمداللہ وہ پابند ہوگئی ہے مگر پردے کے معاملے میں انکاری ہے۔ تو مجھے اس کے بارے میں کیا موقف اختیار کرنا چاہیئے؟ کیا اسے طلاق دے دوں؟ اور کیا طلاق دینا واجب ہے؟ اور اگر یہ واجب نہ ہو تو کیا میں (شوہر) اس کی اس بے پردگی کا مجرم اور گناہ گر ہوں گا؟ جبکہ ہر انسان اپنے افعال ہی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس مسئلہ اور حدیث (كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ) (صحیح بخاري،كتاب الاستقراض واداءالديون والحجر،باب العبد راع في مال سيده،حديث:2278وصحيح مسلم،كتاب الامارة،باب فضيلةالامام العادل وعقوبة الجائر،حديث:1829وسنن ابي داؤد،كتاب الخراج والفيء والامارة،باب مايلزم الامام من حق الرعية،حديث:2928۔) میں مطابقت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شوہر پر واجب ہے کہ اپنی بیوی کو پردے کی تلقین کرے کیونکہ پردہ واجب ہے، اور اس مسئلہ میں اس پر محنت کرے حتیٰ کہ وہ پردہ اپنا لے۔ اور مرد سے اپنے گھر میں اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور بیوی اس کی رعیت میں سے ہے۔ جب شوہر اللہ سے ڈرنے والا اور تقویٰ والا ہو گا اور صبر و تحمل سے کام لے گا تو ان شاءاللہ اس کا معاملہ بھی آسان ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے اعمال میں برکت دے گا، جیسے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴿٤﴾... سورة الطلاق

''جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو آسان بنا دے گا۔'' ([1])

---

[1]راقم مترجم عرض کرتا ہے کہ سوال کے ایک حصے کا جواب رہ گیا ہے: اگر شوہر نے بیوی کے لیے پردے کے مسئلے میں ہر اعتبار سے حجت پوری کر دی ہے اور وہ پھر بھی پردہ نہیں کرتی تو اس بارے میں وہ خود مسئول اور ذمہ دار ہوگی۔ اور شوہر اس پر اپنی ناراضی، ملامت، عدم موافقت اور براءت کا اظہار کرتا رہے اور نصیحت سے خاموش نہ رہے۔ لیکن اگر محسوس ہو کہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گھر یا خاندان میں یا گھر سے باہر کسی فتنے کا باعث بنتی ہو تو واجب ہے کہ اسے طلاق دے دے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

صفحہ نمبر 799

محدث فتویٰ